رشین احباب سے ملاقات

آٹھ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور رشین ممالک کے مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔

پچاس کے قریب رشین مہمان آئے تھے۔ان کا تعلق آرمینیا، قرغیزستان، آذر بائیجان، جارجیا، چیچنیا اور ازبکستان سے تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے باری باری تمام مہمانوں سے تعارف حاصل کیا۔

☆ **ایک چیچن خاندان کے سربراہ اور ان کی اہلیہ نے ملاقات کے دوران حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی** (انکے لئے حضور انور نے نسخہ بھی تجویز فرمایا)۔ ملاقات کے بعد ان پر حضور انور کی روحانیت کا گہرا اثر تھا۔ بے انتہا ممنونیت کے ساتھ اپنے مبلغ کو بار بار کہتے کہ آپ بھی حضور سے ہمارے لئے دعا کی درخواست کریں۔ نیز کہا کہ ہم بھی دعائیں کرتے ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ حضور کی دعائیں شرفِ قبولیت پاتی ہیں۔ مبلغ نے کہا کہ آپ خود بھی حضور انور کو خط لکھیں، حضور انور خود خط پڑھتے ہیں، دعا کرتے ہیں اور خط کا جواب بھی دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خط کا جواب نہ بھی دیں، صرف ملاحظہ فرما کر دعائیں کر دیں، یہی ہمارے لئے کافی ہے۔

☆ **ایک نوجوان جو تقریباً حضور انور کے سامنے ہی بیٹھے ہوئے تھے نے بتایا** کہ حضورِ انور کے وجود سے کوئی روحانی طاقت نکل کر مجھ کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئی تھی۔ اور میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اتنا اعلیٰ معیار کا جلسہ ہوگا جس میں شمولیت کے لئے جا رہا ہوں۔ جلسہ میں گذارا ہوا وقت بہت ہی فائدہ مند تھا۔ اس جلسہ میں شمولیت میری زندگی کا سب سے خوبصورت اور کبھی نہ بھلایا جانے والا تجربہ ہے۔ اس جلسہ نے میری زندگی پر گہرا اثر کیا ہے۔

☆ **ایک آذر بائیجانی دوست** جماعت کے محبت کے پیغام اور حضور انور کی سب مسلمانوں میں اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کی کوششوں کو بار بار اور بہت سراہتے رہے۔ جلسہ کے بارے میں اپنے تاثرات اس طرح بیان کئے کہ میں اس جلسہ میں شمولیت پر بہت ہی ممنون ہوں۔ نہایت اعلیٰ معیار کے انتظامات تھے۔ ڈسپلن بہت اچھا تھا۔ خدمت کرنے والوں کا انداز بہت ہی احترام والا تھا۔ صفائی و نظم وضبط ہر ایک میں اور ہر جگہ ظاہر تھا۔ اس جلسہ کا انداز اور انتظامات سرکاری سطح کے انتظامات کے برابر تھے۔ میں بہت ہی مشکور ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کی حفاظت فرمائے۔

☆ **ایک آرمینین خاتون نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ** میں پہلی دفعہ آئی ہوں۔ مجھے جلسہ سالانہ بہت ہی اچھا لگا ہے۔ اتنے زیادہ لوگ تھے اور بغیر کسی لڑائی جھگڑے کے سب ایک دوسرے ساتھ محبت سے رہ رہے تھے۔ نظم وضبط بہت اچھا تھا۔ ہم سب بہت ہی مطمئن ہیں۔

☆ **ایک مہمان سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا** کہ آپ نے اسلام کب قبول کیا تو اس پر موصوف نے بتایا کہ میں پیدائشی مسلمان ہوں۔ میرے والد صاحب مسلمان تھے لیکن میں صحیح اور حقیقی طور پر گزشتہ سال سے مسلمان ہوا ہوں۔ جب سے میرا جماعت سے رابطہ ہوا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب آپ حقیقی طور پر مسلمان ہوئے ہیں تو مزید غور کریں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق جس مسیح اور مہدی علیہ السلام نے آنا تھا وہ آچکے ہیں۔ آپ ان کی تلاش کریں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت جماعت احمدیہ ہی ہے۔ آپ دعا کریں اور خدا تعالیٰ سے رہنمائی مانگیں۔

بعض مہمانوں نے اپنی رہائش کے حوالہ سے اور بعض نے اپنی بیماری کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مشکلات دور فرمائے اور صحت دے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بعض مہمانوں کیلئے ہومیو پیتھک ادویات بھی تجویز فرمائیں۔

☆ **قرغیزستان کی ایک خاتون نے سوال کیا کہ احمدیوں اور دوسروں میں کیا فرق ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب اسلام کا نام لینے والے، اسلام کی تعلیمات کو بھلا دیں گے اور مسلمان نام کا رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں بدترین مخلوق ہوں گے۔ یعنی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ہوں گے۔

تب ایک ریفارمر، ایک مصلح آئے گا جو سب کو اکٹھا کرے گا، سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرے گا اور اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم کا پیغام پھیلائے گا۔ سب کو اخوت اور محبت میں پروئے گا۔

چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ آپ مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام بن کر آئے۔ 1889ء میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔

جبکہ دوسرے مسلمان کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان سے اُترنا ہے اور پھر مہدی علیہ السلام کے ساتھ مل کر کام کرنا ہے۔ جب کہ ہم کہتے ہیں عیسیٰ نے آسمان سے نہیں آنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہی آنا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں اور احادیث بھی یہی بتاتی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جس نے آنا تھا وہ آ گیا جبکہ دوسرے مسلمان اس کا انتظار کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اب تو ویٹیکن والوں نے بھی یہ اعلان کر دیا تھا کہ جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ اب کوئی نہیں آنا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر مسلمان عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمین میں دفن کیا ہوا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر زندہ رکھا ہوا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زیادہ مقام دینا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

آپ اس بارہ میں خدا سے رہنمائی مانگیں۔ دعا کریں اور خدا سے ہدایت طلب کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

میں نے بعض خواتین کے واقعات سنائے تھے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے ان کی رہنمائی فرمائی کہ یہ وہی جماعت ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی۔ پس اھدنا الصراط المستقیم کی دعا کرتے رہیں۔

پس بڑا فرق ہے کہ ہم آنے والے مسیح علیہ السلام اور مہدی علیہ السلام کو ماننے والے ہیں جبکہ دوسرے کہتے ہیں کہ وہ ابھی نہیں آیا۔

سیریا میں جو قتل و غارت ہو رہی ہے اس پر ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں تھیں کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ مسلمان کو قتل نہ کرو۔ کلمہ پڑھنے والوں کو قتل نہ کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو سلامتی لے کر آئے تھے۔ یہ کلمہ پڑھنے والے ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں۔ پاکستان، سیریا، عراق، مصر اور دوسرے بعض مسلمان ملکوں میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ یہی چیزیں بتاتی ہیں کہ جس نے آنا تھا وہ آچکا ہے۔ اس کی مانو اور اسے قبول کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کی یہ صفت بیان فرمائی تھی کہ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ کہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرنے والے ہیں۔ ایک دوسرے کیلئے رحمت ہیں تو یہ رحم کیا ہے۔ یہ تو اس کے اُلٹ ظلموں کی ایسی داستانیں رقم کر رہے ہیں کہ شیطان بھی ان مظالم سے پناہ مانگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس لئے یہ سب کچھ دیکھ کر سوچنے کی بات ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ ان حالات میں خدا سے رہنمائی لیں اور اپنی دنیا اور عاقبت سنواریں۔ آپ یہاں جلسہ پر آئے ہیں اور اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔

ان مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور امن کے قیام کیلئے دعا کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں بھی دعا کرتا ہوں اور کوشش بھی کرتا ہوں۔ آج ہی میں نے اپنے ایڈریس میں کہا ہے کہ اور بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام امن کے قیام کیلئے آئے تھے اور آج یہ کام خلافت احمدیہ کے ذریعہ جاری ہے۔ آج میں نے ان لوگوں کو یہی بتایا ہے کہ امن کی طرف آؤ۔ اسی میں تمہاری بقا ہے۔

آخر پر سب مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ باری باری تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت طلباء کو قلم اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یہ میٹنگ آٹھ بجکر تیس منٹ تک جاری رہی۔